1973ء کے آئین میں عنایت کی گئی اضافی نشست پر روپے کے بل پر یا فرقہ پرستی کے سہارے نمائندے تو منتخب ہوتے رہے مگر مسائل کی جنگ لڑنے کی کسی میں ہمت پیدا نہ ہو سکی۔ اگر کچھ ہمت نظر بھی آئی تو وہ نمائندوں کی محض اپنی اپنی حیثیت مستحکم ہونے تک محدود رہی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے نمائندوں کی پہلی ترجیح یہ ہے کہ مساویانہ سیاسی شرکت کی بناء پر نشستوں کی اضافیت ختم کرائیں اور حسبِ ضرورت نشستوں کا تعین واضح حلقہ بندیوں کے ساتھ آئین میں درج کرائیں اس لیے کہ اسمبلی سے باہر کوئی ایسا پلیٹ فارم موجود نہیں ہے جس کو اس ابتدائی مسئلہ کے حل کی خاطر استعمال میں لایا جاسکے۔"

جناب عزیز ہمدم نے نفاذِ شریعت کے حوالے سے کہا کہ "اصولی طور پر اسلامی شریعت کا تعلق صرف اور صرف اہلِ اسلام سے ہے لہٰذا اختلافی عقیدے کی حامل کسی بھی نظریاتی اقلیت پر اسلامی شریعت کا اطلاق محض جبر ہوگا جو اسلامی رواداری کے دعوے سے متصادم ہے۔" (پندرہ روزہ شاداب۔ لاہور، 16-31 جولائی 1991ء)

## بارہویں آئینی ترمیم

[پندرہ روزہ نقیب کاتھولک (لاہور) کے مدیر نے بارہویں آئینی ترمیم پر حسبِ ذیل تبصرہ کیا ہے۔]

"پاکستان میں امن و امان کی صورت حال دن بدن بگڑتی جارہی ہے اور حکومت کی طرف سے کی گئی تمام کوششوں کے باوجود قتل و غارت اور تشدّد کی وارداتوں میں ساتھ ساتھ گاہے بہ گاہے بموں کے دھماکوں کے واقعات کی وجہ سے پاکستانی عوام بہت پریشان ہیں۔ نہ تو گھر کی چار دیواری میں اور نہ ہی باہر کوئی محفوظ نظر آتا ہے۔ بم رکھنے کے علاوہ مسافر گاڑیوں اور بسوں کو لوٹا جارہا ہے۔ آئے دن اغواء برائے تاوان ڈاکوؤں کی عادت سی بن گئی ہے۔ پاکستانی تاجروں اور سرمایہ داروں کے علاوہ غیر ملکی انجینیئروں کا اغواء اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈاکوؤں کے ساتھ حکومت کے مذاکرات اور سودے بازی بڑی عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے، لیکن ایسا ہو رہا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حکومت ان ڈاکوؤں کے سامنے بالکل بے بس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ من مانی کر رہے ہیں۔ اگر وہ یہ جانتے ہوں کہ حکومت اُن کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے گی بلکہ انہیں سختی سے کچل دے گی تو وہ اغواء کیے ہوئے افراد کی رہائی کے لیے بھاری تاوان کا

مطالبہ نہیں کریں گے۔ آخر یہ کون لوگ ہیں؟ جو عوام کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ یہ کون سے عناصر ہیں جنہوں نے پاکستانی عوام کی نیندیں حرام کر رکھی ہیں۔ کیا یہ تخریب کار غیر ملکی نہیں، کیا یہ "را" اور "خاد" کے ایجنٹ نہیں تاہم ان کی پشت پناہی کون کر رہا ہے؟ یہ بہت سے سوالات ہیں جو ذہنوں میں ابھرتے ہیں۔ لیکن ان کے صحیح جوابات نہیں مل رہے۔ جس کی وجہ سے عوام کے دلوں میں بہت سے شکوک پیدا ہو رہے ہیں اور وہ حکومت وقت کی طرف سے حالات کو درست کرنے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن حالات درست ہوتے نظر نہیں آ رہے۔ شاید یہ مثل ہم پر صادق آتی ہے کہ انتظار کی گھڑیاں طویل ہوتی ہیں۔ قومی اسمبلی کی طرف سے آئین میں بارہویں ترمیم کر کے دہشت گردی، تخریب کاری اور بدامنی کو روکنے کا اعلان کیا گیا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس سے امنِ عامہ بحال ہوتا ہے یا پولیس شرفاء کو تنگ کرتی ہے۔ (نقیب کاتھولک۔ لاہور، 16 تا 31 جولائی 1991ء)

## مسیحی یوتھ کیمپ: "دوسرا رخ"

گذشتہ دس بارہ برسوں سے مختلف مسیحی تنظیمیں موسم گرما میں، جب تعلیمی ادارے بند ہوتے ہیں، مری اور ملحقات کی خنک فضاؤں میں نوجوانوں کے لیے تعلیمی اور تربیتی کیمپوں کا اہتمام کررہی ہیں۔ ان کے بارے میں مسیحی پریس میں اطلاعات شائع ہوتی رہتی ہیں جن سے بالعموم یہ تاثر ملتا ہے کہ کیمپ حاضری اور پروگراموں کے لحاظ سے کامیاب ہوتے ہیں۔

پندرہ روزہ نقیب کاتھولک (لاہور) کے مدیر نے یوتھ کیمپوں کی افادیت کا دوسرا رخ دکھاتے ہوئے لکھا ہے کہ "ہماری کیتھولک کلیسیا کے مختلف پیرشوں اور یوتھ سوسائٹیوں کی طرف سے بھی یوتھ کیمپ قائم کیے جاتے ہیں۔ اب توایوبیہ میں باقاعدہ یوتھ ہاؤس کی تعمیر بھی شروع ہورہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ... (نوجوان) دوران سال جب چاہیں یہاں کیمپ لگاسکتے ہیں۔"

موسم گرما کے یوتھ کیمپوں کے شرکاء کے بارے میں اطلاع ہے کہ ان میں سے اکثر کا تعلق "شہری علاقوں اور خصوصاً پیرش ہاؤسوں کے قریب رہائش پذیر طلبہ وطالبات سے ہوتا ہے۔" "یوتھ کیمپ میں بلائے گئے مخصوص لیکچرار ہوتے ہیں جو نصابی کتب کی دنیا سے کبھی باہر نہیں نکلتے۔ کئی لیکچرار نوجوانوں کی مشکلات ومسائل، ان کے جذبات واحساسات سے ہٹ کر